مطبوعات

مدینہ جوبلی نمبر یہ ضخیم نمبر اخبار "مدینہ" (بجنور) نے اپنی ۲۵ سالہ جوبلی کی یادگار میں نکالا ہے جو صوری اور معنوی دونوں طرح کے محاسن سے آراستہ ہے۔ اکثر مضامین مفید اور بلند پایہ ہیں۔ مضمون نگاروں میں ملک کے بعض مشاہیر اور علماء بھی شامل ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی کے ارشادات نہایت قیمتی اور خصوصیت کے ساتھ مطالعہ کرنے کے قابل ہیں۔ بعض "مسلمان" سوشلسٹ صاحبان کے مضامین بھی درج ہوئے ہیں جن میں انہوں نے اپنے جدید مذہب کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے، اور بعض مخالفین اشتراکیت کے مضامین بھی درج کیے گئے ہیں جو اشتراکیت کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں ڈاکٹر اشرف صاحب کا بھی ایک مضمون "سوشلزم کیا نہیں ہے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے تعریض و تضحیک کا غیر علمی انداز بحث اختیار کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسلام اور سوشلزم کے دوائر بحث و نظر الگ الگ ہیں لہٰذا ان دونوں کے تصادم یا تعارض کا خیال کرنا ہی سرے سے ایک لغو بات ہے۔ جہالت کے ساتھ ادعائے علم اور ادعائے علم کا آگے بڑھ کر تضحیک و تعریض بن جانا، ایک نہایت پر لطف مرکب بنا دیتا ہے، اور ہمارے فاضل ڈاکٹر کا یہ مضمون اس مرکب کا ایک اچھا نمونہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب سوشلزم کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتے ہوں گے، مگر اسلام کے متعلق وہ کچھ نہیں جانتے۔ ان کا یہ مضمون خود ہی ان کی ناواقفیت پر گواہ ہے۔ جب وہ یہ کہتے ہیں کہ سوشلزم ایک اجتماعی فلسفہ ہے جو سماج یا معاشرہ (سوسائیٹی) کے مسائل سے بحث کرتا ہے اور اس کے بعد دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام اور سوشلزم کے دوائر بحث و نظر الگ ہیں، تو اس سے منطقی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلام کا نہ کوئی اجتماعی فلسفہ ہے اور نہ وہ سماج یا معاشرہ کے مسائل سے بحث کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اسلام کے متعلق کسی شخص کی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے؟ مگر اس جہالت کے باوجود وہ پوری عالمانہ شان اور ویسی ہی عالمانہ شان کے ساتھ جو مخاطبوں کو جاہل فرض کر کے تعریض پر آتی ہے، فیصلہ صادر فرماتے ہیں کہ اسلام کا کسی جگہ سوشلزم سے تصادم نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ مضمون غالباً ان علماء کو مرعوب کرنے کے لیے لکھا ہے جو بیچارے سوشلزم سے ناواقف ہیں۔ لیکن صاحب موصوف کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوستان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو سوشلزم کو شاید ان سے کچھ زیادہ ہی جانتے ہیں اور اس کے ساتھ اسلام سے بھی واقف ہیں۔